ہر احمدی نئے احمدی بنانے کا وعدہ کرے

(فرمودہ ۶ ؍جنوری ۱۹۳۹ء)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

''نزلہ اور کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے مَیں خود تو آواز نہیں پہنچا سکتا۔ مُمکن ہے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پہنچ جائے۔

مجھے آج ''الفضل'' میں یہ دیکھ کر بہت تعجب بھی ہؤا، حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی ہؤا مسلمانوں کی حالت پر کہ وہ یہاں تک گر گئی ہے کہ اخبار ''اہلحدیث'' میں لکھا ہے کہ قادیانیوں کا خلیفہ خطبۂ جمعہ میں ہمیشہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔

''اہلحدیث'' کو یاد رکھنا چاہئے کہ سورۂ فاتحہ تو ہماری جماعت کا خاص نشان ہے اللہ تعالیٰ نے پُرانی کُتب میں یہ ایک پیشگوئی رکھی ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں سات مُہروں والی ایک کتاب کے راز ظاہر کئے جائیں گے جس کا نام فتوحہ ہوگا۔ یعنی سات آیتوں کی سورۃ کی حقیقت کھولی جائے گی جس کا نام فاتحہ ہوگا۔[1] پس اِس لحاظ سے سورۂ فاتحہ کے ساتھ ہمارا خاص تعلق ہے لیکن اگر یہ نہ بھی ہو تو بھی سورۂ فاتحہ ایک ایسی دُعا پر مُشتمل ہے کہ اِس کے بغیر ایک مومن کا کام تو چل سکتا ہی نہیں۔ اگر وقت کو بچانا ہو تو پھر تقریر کرنے کی ہی کیا ضرورت ہے خاموشی ہی کیوں نہ اختیار کی جائے۔ یا پھر اختصار ہی اگر ضروری ہو تو یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ تقریر کو چھوٹا کر لیا جائے بجائے اِس کے کہ اِس دُعا سے آنکھیں بند کر لی جائیں اور اِسے چھوڑ دیا جائے جو

ہمارے توکّل اور ایمان کی بنیاد ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ نامبارک اور ناکام مجلس ہے۔[۲] علاوہ ازیں جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب نہیں کرتا اُس کے ہر وقت گڑھے میں گرنے کا امکان ہے اور ہر وقت یہ خطرہ ہے کہ غلطی نہ کر جائے۔ اِس میں شُبہ نہیں کہ دُعا مانگنے والا بھی غلطی کر سکتا ہے اور اِس کا قدم بھی غلط رستہ پر اُٹھ سکتا ہے۔ مگر ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اِمکان کس کے لئے زیادہ ہے۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دوائیاں کھانے والے بھی مرتے ہیں مگر کیا اِس سے لوگ دوائیوں کا کھانا چھوڑ دیتے ہیں؟ جس طرح کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ دوائی اپنا اثر نہیں کرتی اُسی طرح بعض موقعوں پر دُعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ لیکن بہرحال جس طرح صحت کی ضمانت اُسے حاصل ہوتی ہے جس نے دوائی کا استعمال کیا اُسی طرح کامیابی کی ضمانت اُسے حاصل ہو سکتی ہے جو دُعا کرتا ہے۔ ہم اس دُعا کے ساتھ اپنے کاموں کو شروع کرتے ہیں لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب ایسا نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک اِس سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ اب دونوں کے کاموں کے نتائج بھی ظاہر ہیں۔ ہم سورۂ فاتحہ پڑھ کر وقت ضائع کر دیتے ہیں اور مولوی صاحب اِس وقت کو بچا لیتے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ دونوں کے کاموں کے نتائج کیا ہیں؟ ہم سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ وقت ضائع کر کے بھی کامیاب ہو رہے ہیں اور مولوی صاحب وقت ضائع نہیں کرتے مگر ناکام ہو رہے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہ وقت کا ضیاع ہمیں مہنگا نہیں پڑتا بلکہ مفید ہے۔

پس اگر وہ چاہتے ہیں کہ اِس فضلِ الٰہی کو دیکھنے کے باوجود ہم اِن باتوں کو چھوڑ کر اُن کے ساتھ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اتنے بے وقوف نہیں ہیں۔

اِس کے بعد مَیں دوستوں کو اِس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں نے اِس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر تحریک کی تھی ہر احمدی یہ ذمّہ لے کہ سال بھر میں کم سے کم ایک دو نئے احمدی ضرور بنائے گا۔ یہ تحریک اِس سے پہلے بھی میری طرف سے ہوتی رہی ہے لیکن چونکہ پہلے کبھی اِسے معیّن صورت میں پیش نہیں کیا گیا اِس لئے جماعت کے دوستوں نے بھی اِس سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور اِسے ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نکال دیتے رہے ہیں۔ خصوصاً قادیان کے لوگوں نے تو اِسے لطیفہ سے زیادہ وُقعت کبھی نہیں دی۔ اِس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ

اب اِسے منظّم صورت دی جائے اور دوست بھی منظّم طور پر وعدے پیش کریں۔ اِن وعدوں کا پورا ہونا یا نہ ہونا تو سال کے بعد دیکھا جائے گا لیکن آج ہمیں یہ تو معلوم ہو جانا چاہئے کہ جماعت کے دوستوں کی کیا نیّتیں اور کیا ارادے ہیں۔ جب کوئی شخص صحیح طور پر وعدہ کرتا اور پھر اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے اِس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے لیکن جب کوئی شخص کسی تحریک کو محض وعظ کے رنگ میں سنتا ہے تو پھر اِس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا کیونکہ اِس صورت میں وہ یا تو اِسے کسی دوسرے وقت کے لئے اُٹھا رکھتا ہے یا پھر یہ خیال کر لیتا ہے کہ یہ تحریک دوسروں کے لئے ہے میرے لئے نہیں اور دونوں صورتوں میں ناکام رہتا ہے۔ اگر وہ اِسے دوسروں کے لئے سمجھتا ہے تو بھی خود اِس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور اگر اِسے کسی دوسرے وقت پر اُٹھا رکھتا ہے تو بھی ناکام رہتا ہے۔ اِس لئے آج اِس تحریک کو معیّن صورت دینے کے لئے مَیں اعلان کرتا ہوں کہ سب سے پہلے قادیان کے مختلف محلوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام بالغ مردوں یعنی پندرہ سال سے زیادہ عمر کے احمدیوں کی فہرستیں تیار کر دیں جن میں یہ درج ہو کہ وہ سال میں کتنے لوگوں کو احمدی بنانے کی کوشش کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ تعداد معیّن کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خواہ کوئی ہزار احمدی بنالے مگر ہم تو اقل ترین تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اِس طرح معیّن کرنے سے کام کرنے والے کا حوصلہ بھی قائم ہوتا ہے اور پھر اِس سے ہر شخص کے اخلاص کی حقیقت بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص یونہی بہت سی تعداد لکھوا دیتا ہے جس کے لئے دورانِ سال میں کوئی کوشش نہیں کرتا تو اُس کے متعلق لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ وہ یونہی بڑ مارنے والا ہے، دین سے اُسے کوئی غرض نہیں۔ پس اِس صورت میں ہم کو بھی لوگوں کے اخلاص کی حقیقت کا پتہ لگ سکے گا اور خود لوگوں کو بھی اپنے اخلاص کی حقیقت کا علم ہو سکے گا اور اِس طرح تعداد معیّن کرنے سے کام کرنے والوں کو بھی یہ خیال رہے گا کہ اُنہوں نے کتنا کام کرنا ہے اور وہ یہ بھی سوچ سکیں گے کہ وہ اتنی تعداد پوری کرنے کے لئے کہاں کہاں تبلیغ کر سکتے ہیں۔

پس قادیان کے عُہدیدار ایک ہفتہ کے اندر اندر ایسی فہرستیں تیار کر کے بھجوا دیں اور

باہر کی جماعتیں ۲۸؍فروری یعنی فروری کے آخر تک ایسی لسٹیں بھجوا دیں☆ کہ ہر احمدی اِس اِس تعداد میں نئے احمدی بنانے کی کوشش کرنے کا وعدہ کرتا ہے اور پھر ہر سہ ماہی کے بعد یہ اطلاع بھی دیتے رہیں کہ یہ کوششیں کس حد تک کامیاب ہو رہی ہیں۔

قادیان میں انتظام زیادہ ہے۔ یہ ایک ہی شہر ہے پھر یہاں کے لوگوں کے لئے اچھا نمونہ پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ اِس لئے وہ ایک ہفتہ تک ایسی لسٹیں مکمل کریں۔ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے مَیں نے قریباً دو ماہ کا وقت رکھا ہے اور ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے لئے قریباً تین ماہ رکھتا ہوں یعنی ۱۰؍اپریل تک دو تین ہفتہ میں ان کو اطلاع پہنچ جائے گی۔ دو تین ہفتہ جواب آنے کے لئے اور ایک ماہ فہرستیں تیار کرنے کے لئے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی اشاعت نہ صرف اِس لئے ضروری ہے کہ خُدا کے دین کی اشاعت ہو بلکہ لوگوں کی اپنی تربیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے۔ جب وُہ تبلیغ کے لئے باہر نکلیں گے، دوسروں کے پاس جائیں گے تو اِن پر اعتراض ہوں گے۔ لوگ احمدیوں کے عیوب بیان کریں گے اور ممکن ہے اِن میں سے کوئی عیب خود اُن کے اپنے اندر پایا جاتا ہو۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں گے، اپنے علوم بڑھانے کی جدوجہد کریں گے اور سلسلہ کی تعلیم کو سیکھنے کی سعی کریں گے اور اِس طرح یہ تحریک تبلیغ اور تربیت دونوں لحاظ سے مفید ثابت ہوگی۔ پس پندرہ سال سے اوپر عمر کے تمام نوجوانوں، ادھیڑ عمر والوں اور بوڑھوں کی فہرستیں تیار کی جائیں اور بتایا جائے کہ اُنہوں نے کِس کِس قدر احمدی سال میں بنانے کی کوشش کرنے کا وعدہ کیا ہے؟ اور کس کس مقام کے لوگوں کو مدّنظر رکھا ہے؟ اِس سال میں اِس تحریک کو صرف مردوں کے لئے ہی رکھتا ہوں۔ عورتیں بھی اگر چاہیں تو اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کے لئے اپنے نام لکھوا سکتی ہیں مگر اِن کے لئے یہ تحریک لازمی نہیں بلکہ اختیاری ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جب انسان ہمت اور ارادہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اِسے کامیابی عطا کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے عام رنگ میں یہ تحریک کی تھی اور اگرچہ یہ تحریک باقاعدہ نہ تھی مگر بعض لوگوں کی بیعت کے خطوط بعض دوست بھجوا رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم نے

☆ چونکہ خطبہ دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ اِس مدت کو ۸؍مارچ تک بڑھا دیتا ہوں۔

وعدہ کیا تھا کہ ضرور نئے احمدی بنائیں گے۔ چنانچہ ان وعدوں کے مطابق یہ بیعت کے خطوط بھجوا رہے ہیں۔ اِسی طرح اگر سب دوست توجہ کریں اور ہمت کریں تو یہ کوئی مُشکل کام نہیں مگر جب یہ خیال کرلیا جائے کہ یہ دوسرے کا فرض ہے ہمارا نہیں تو پھر کامیابی کی کوئی صورت نہیں۔

قادیان کے جو لوگ اپنے نام لکھوائیں تو چونکہ یہاں دوسرے لوگ بہت تھوڑے ہیں اِس لئے وہ ساتھ ہی یہ ضرور لکھوائیں کہ کِس کِس گاؤں میں سے وہ احمدی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِس سے ایک تو ہمیں یہ پتہ لگ جائے گا کہ کون کون سے گاؤں دوستوں کے مدّ نظر ہیں اور پھر پروگرام بناتے وقت ہم یہ بھی دیکھ سکیں گے کہ کسی جگہ ضرورت سے زیادہ لوگوں کا وقت ضائع نہ ہو اور کام کو تقسیم کرنے کا اندازہ بھی کیا جا سکے گا اور اِس میں بہت سہولت رہے گی۔ اِس لئے مَیں نے یہ رکھا ہے کہ دوست تعداد کے ساتھ جگہیں بھی بتا دیں۔ ہاں اگر کوئی خاص جگہ کسی کے ذہن میں نہ ہو تو وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں عام طور پر کوشش کروں گا یا مثلاً تصنیف کا کام کرنے والے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا حلقہ اثر زیادہ وسیع ہوگا۔ کیونکہ ہمیں براہِ راست لوگوں کے ساتھ ملنے جُلنے کا موقع نہیں ملتا۔

مبلغین کے دورہ کے احمدی شمار نہیں کئے جائیں گے کیونکہ وہ ان کے نہیں بلکہ سلسلہ کے ہیں ان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی رخصت حاصل کر کے جس کا انہیں حق ہو تبلیغ کے لئے جائیں اور پھر اِس عرصہ میں احمدی بنا کر اپنا وعدہ پورا کریں۔ اگر اُن کے دَورہ کے احمدیوں کو اُن کے وعدہ میں شمار کرلیا جائے تو یہ بالکل بے معنے بات ہوگی۔ کیونکہ اِس کے یہ معنے ہوں گے کہ مختلف مقامات کے احمدی لوگوں کو تیار کرتے رہیں لیکن ہمارا ایک مبلّغ وہاں جا کر ایک آخری تحریک کے بعد ان سے بیعت کا خط لکھا دے اور کہہ دے کہ دیکھو! مَیں نے پچاس احمدی بنائے ہیں۔ ایسے احمدیوں پر اُن کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ اُن جماعتوں کا حق ہے جو اُن کو تیار کرتی ہیں۔ مبلّغ تو ایسے موقع پر صرف پوسٹ آفس کے افسر کا کام کرتے ہیں کہ بیعت کے خطوط لے کر بھجوا دیتے ہیں۔ اِس لئے ان کو اپنے حق کی رخصت لے کر اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اگر صحیح طریق پر جماعت نے اِس طرف توجہ کی تو عنقریب نیک نتائج پیدا ہوں گے۔ ہندوستان میں بھی اور ہندوستان سے باہر بھی اور اگر اِس طرح ہر سال باقاعدہ

کوشش کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قریبی عرصہ میں ہی نمایاں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اِس وقت تک تو چونکہ معیّن طور پر کام نہیں ہوا اِس لئے دوستوں نے بھی بے توجہی کی ہے مگر مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اب یہ کام معیّن صورت میں شروع کیا جا رہا ہے۔ قادیان کے دوست بھی اور باہر کے دوست بھی اِس کی اہمیت کا احساس کریں گے اور جلد از جلد اپنے وعدے بھجوائیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص اپنے وعدہ کو پورا کر سکے۔ بعض ایسے بھی ہوں گے جو اسے ٹھیک طرح پورا نہ کر سکیں گے مگر بعض ایسے بھی ہوں گے جو وعدہ سے زیادہ احمدی بنا سکیں گے اور عین مُمکن ہے کہ بعض ایسے دوست جنہوں نے ایک یا دو کا وعدہ کیا ہو اللہ تعالیٰ ان کو دس بیس احمدی بنانے کی توفیق دے دے۔ یہ خُدا تعالیٰ کی دین ہے۔ جیسی کسی کی نیّت ہو وَیسا ہی اللہ تعالیٰ اِس پر فضل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص زیادہ کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اِسے کامیابی بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔

تبلیغ کے لئے نفسیات کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ بہت سے لوگ تبلیغ کرتے وقت دوسرے کے خیالات کا احساس نہیں رکھتے اور اندھا دُھند باتیں کرتے جاتے ہیں۔ ان کی مثال اُس نابینا شخص کی ہوتی ہے جو لٹھ لے کر دُشمن پر حملہ کرنے کے لئے سیدھا چلتا جاتا ہے۔ کمرہ کے اندر جو لوگ ہوتے ہیں وہ ایک کونہ میں کھڑے ہوتے ہیں اور نابینا اپنے سامنے لٹھ گھماتا رہتا ہے۔ اِسی طرح یہ لوگ بغیر سوچے سمجھے تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وفاتِ مسیح کا مسئلہ ہی رَٹتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگلا شخص اِس کا پہلے ہی قائل ہوتا ہے اور کبھی یہ ختم نبوت کے دلائل دیتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگلا خدا تعالیٰ کی ہستی کا بھی قائل نہیں ہوتا یہ اِس بحث میں پڑے رہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے۔ حالانکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی نبی نہیں مانتا۔

پس ہمیشہ مخاطب کے دماغ کو پڑھ کر بات کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مخاطب کے حالات کا مطالعہ کرنے اور اِس کی بات کو سمجھنے کے بغیر تبلیغ کرنا لغو بات ہے۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے باقی کوئی نبی ہو، خلیفہ ہو، ولی ہو یا کوئی مومن، متقی ہو ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے کے حالات پہلے معلوم کرے اور پھر تبلیغ کرے۔ بسا اوقات لوگ دِلی عقائد ڈر کی وجہ سے بیان ہی نہیں کرتے مثلاً مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والا حتی الوسع کبھی یہ بات نہیں

کہے گا کہ مَیں خُدا تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ بظاہر وہ مسلمان نظر آئے گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بھی کہے گا مگر دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بھی قائل نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ پہلے بات چیت کر کے اِن کا اندرونہ معلوم کرنا چاہیئے مثلاً ان کے ساتھ احمدیت کا ذکر شروع کیا اور کہا کہ یہ ہے تو صداقت مگر کئی لوگ اِس کو اِس واسطے نہیں مانتے کہ اِن کا خُدا تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں ہوتا۔ پھر کئی اِس واسطے نہیں مانتے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں۔ کسی کو جماعت کے بعض کاموں پر اعتراض ہے، اِس لئے نہیں مانتا۔ پھر کئی سیاسی لحاظ سے اِس جماعت کو مُضِر سمجھتے ہیں اِس لئے صداقت کو قبول نہیں کرتے اور اِس طرح باتیں کر کے پہلے اِس کا اندرونہ معلوم کرنا چاہیئے اور پھر اِس کا مرض معلوم کر کے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اِس طرح صحیح طریق پر تبلیغ کرنی چاہیئے۔

پھر جو لوگ اَن پڑھ ہیں اور زیادہ علمی باتیں نہیں جانتے وہ جہاں تک خود بات چیت کر سکتے ہیں کریں اور پھر زیرِ تبلیغ اشخاص کو قادیان لے آئیں اور یہاں کسی عالم سے ملائیں۔ اِس کے بعد اگر وہ لوگ احمدی ہوں گے تو یہ انہی کا کام سمجھا جائے گا۔ اِس عالم کا نہیں جس نے ان کی تسلی کی۔ علماء کا کام وہ سمجھا جائے گا جو وہ رخصت کے ایام میں خاص پروگرام کے ماتحت کریں گے اور جس میں ابتدا بھی ان کی طرف سے ہوگی۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ قادیان کے عُہدہ دار ایسی فہرستیں مکمل کر کے ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں گے۔ ایک قسم کی فہرستیں میں پہلے بنوا چُکا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پانچ سال سے اُوپر عمر کے تینتیس سَو احمدی مرد یہاں ہیں اور اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پندرہ سال سے بڑی عمر کے قریباً پچیس سَو مرد ہوں گے۔ پھر مدارس والے طالب علموں کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ اِن کے علاوہ ننگل، بھینی، کھارا، بسرا وغیرہ دیہات ہیں جو اوپر کی فہرست میں شامل نہیں ان کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو چار پانچ ہزار بالغ احمدی مرد قادیان اور اِس کے نواحی میں ہوں گے اور اگر یہ سب اپنا فرض ادا کریں تو ایک سال میں تیس چالیس ہزار نئے احمدی اِسی علاقہ میں بن سکتے ہیں کیونکہ ہر احمدی دو نئے احمدی بنائے تو صرف قادیان کے گرد نَو دس ہزار نیا احمدی ہو جاتا ہے۔ ان کے بیوی بچوں کو شامل کیا جائے تو تعداد تیس چالیس ہزار تک جا پہنچتی ہے۔

ضرورت صرف اِس بات کی ہے کہ توجہ سے کام کیا جائے اور محبت و پیار اور سنجیدگی سے تبلیغ کی جائے ، تا محنت رائیگاں نہ جائے ۔ تمسخر اور استہزا سے پرہیز کرنا چاہئے ۔ آج کل تمسخر اور اِستہزا کی عادت بہت ہوگئی ہے اور لوگ ہنسی مذاق میں بات کے اثر کو ضائع کر دیتے ہیں ۔ ہنسی مذاق بھی ایک حد تک اچھا ہوتا ہے مگر یہ تو کھانے میں نمک کے طور پر ہوسکتا ہے ۔ کھانے میں نمک تو اچھا ہوتا ہے مگر نمک کی روٹی پکا کر نہیں کھائی جاسکتی ۔ زیادہ ہنسی مذاق روحانی کمزوری اور تبلیغ میں روک کا موجب ہوتا ہے ۔ اِس لئے تبلیغ سنجیدگی سے کرنی چاہئے ۔ مجھے بعض غیر لوگوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ بعض احمدی تبلیغ کو جاتے ہیں تو راستہ میں شکار کرتے ہیں ۔ اِس میں شُبہ نہیں کہ رستہ میں اگر شکار کرلیں تو یہ ناجائز نہیں مگر دیکھنے والوں پر اِس کا یہ اثر ضرور ہوتا ہے کہ یہ لوگ دراصل شکار کو آئے ہیں اور تبلیغ ایک بہانہ ہے ۔ اگر وہ سنجیدگی سے تبلیغ کریں اور کوئی اور کام خواہ وہ کتنا ہی بے ضرر ہو نہ کریں تو بہت زیادہ اثر ہوسکتا ہے ۔ بعض لوگ نہر پر چلے جاتے ہیں کہ وہاں سے جو لوگ گزریں گے ان کو تبلیغ کریں گے ۔ وہاں وہ خود نہاتے اور کھاتے پیتے بھی ہیں اور گو ساتھ تبلیغ بھی کریں مگر دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ اُنہوں نے ٹرپ کیا ہے اور سنجیدگی چاہتی تھی کہ وہ کوئی اور کام جس کا تعلق ان کی خواہشات ولذّت سے ہوتا نہ کرتے تو دیکھنے والوں پر ضرور زیادہ اثر پڑتا ۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ قادیان کے دوست خصوصاً اور باہر کے عموماً محنت ، جانفشانی اور دُعاؤں کے ساتھ اِس کام میں لگ جائیں گے اور معیّن صورت میں کوشش کریں گے اور پھر معینہ میعاد کے اندر فہرستیں مکمل کرکے بھجوا دیں گے ۔‘‘ (الفضل ۲۴؍ جنوری ۱۹۳۹ء)

---

۱ مکاشفہ باب ۱۰ آیت ۱ تا ۴ ۔ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لندن ۱۸۸۷ء

۲ ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی القوم یجلسون و لا یذکرون اللہ ۔